مکالمہ شیعہ و احمدی

(نمبر ۱)

شیعہ:- سُنّی لوگ ابوبکر کو صدیق اور عمر کو فاروق کہتے ہیں حالانکہ جناب علی علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ صدیق اکبر اور فاروق میں ہوں۔ اور ابن ماجہ میں بھی ایک روایت آگے جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ انا عبداللہ واخو رسول اللہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا کذاب صلیت قبل الناس سبع سنین۔

احمدی:- ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو نہ صرف سُنّی ہی ایسا مانتے ہیں۔ بلکہ شیعوں کی کتابوں سے بھی اُن کا صدیق اور فاروق ہونا ثابت ہے۔

ثبوت اوّل تفسیر علی بن ابراہیم قمی زیر آیہ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار۔ بروایت امام جعفر صادق علیہ السلام لکھا ہے۔ کہ غار ثور میں جب آنحضرت صلعم نے جناب جعفر طیار اور ان کے اصحاب کو اعجاز نبوت سے سمندر میں جاتے ہوئے کشتی پر سوار دیکھا اور ابوبکر نے عرض کیا کہ میں بھی دیکھا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا "انت الصدیق" دیکھ۔ تفسیر مذکور مطبوعہ ایران صفحہ ۱۵۷۔

ثبوت دوم پھر اگر صدیق اکبر کے یہ معنی ہیں۔ کہ سب سے پہلے رسول صلعم پر ایمان لانے والا اور آپ کی تصدیق کرنیوالا تو یہ امر بھی بکمال وضاحت ثابت ہے۔ کہ سب سے پہلے اسلام کی دعوت تمام ملک عرب میں ابوبکرؓ کو ہی کی گئی۔ اور انہوں نے سب سے پہلے نبی کریم صلعم کی تصدیق فرمائی۔ حیدر علی آملی شیعی نے اپنی کتاب کشکول میں اس باب میں ایک طویل روایت لکھی ہے۔ اور پھر اس کا ترجمہ عربی سے فارسی میں فاضل شوستری نے مجالس المومنین میں کیا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ میں نے عرصہ ہوا غالباً سنہ ۱۹۰۹ء میں اخبار بدر میں شائع کیا تھا۔ اس روایت کا ایک ضروری فقرہ سردست اس مقام پر لکھ دیتا ہوں۔ فاسلم اول الناس من الکفار فسماہ النبیؐ من ابی فضیل اباابکر و من عبد العزی عبداللہ یعنی پس کفار میں سے سب سے پہلے ابوبکرؓ اسلام لائے اور اُن کے جو دو نام ابی فضیل اور عبد العزی تھے۔ اُن کی جگہ رسول صلعم نے ابابکر اور

عبد اللہ نام رکھے۔ اور فاضل طبرسی لکھتے ہیں۔ واختلف فی اول من اسلم من المهاجرین فقیل اول من آمن خدیجة بنت خویلد ثم علی بن ابی طالب و هو قول ابن عباس و جابر بن عبد اللہ وانس و زید بن ارقم و مجاهد و قتادہ وقیل ان اول من اسلم بعد خدیجة ابو بکر عن ابراهیم النخعی وقیل اول من اسلم بعدها زید بن حارث عن الزهری زیر آیہ السابقون الاولون من المهاجرین والانصار۔ دیکھو تفسیر مجمع البیان یعنی اختلاف ہے اس بارہ میں کہ مہاجرین میں سے کون پہلے اسلام لایا۔ پس کہتے ہیں کہ پہلے حضرت خدیجة الکبریٰ ایمان لائیں۔ اور ان کے بعد جناب علی علیہ السلام۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بعد خدیجة رضی اللہ عنہا کے ابو بکر ایمان لائے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خدیجہؓ کے بعد زید بن حارثہ جو آنحضرت صلعم کے غلام تھے۔ ایمان لے آئے۔

ثبوت سوم پھر صدیق کی وجہ تسمیہ کی بابت مورخین اسلام نے لکھا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلعم نے معراج کا ذکر ابو جہل سے فرمایا تو وہ سخت متعجب ہوا۔ اور عرض کیا کہ کیا آپ لوگوں کے سامنے بھی اسکا اظہار کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں پس ابو جہل نے جلدی سے کفار قریش کو بلایا۔ جب انہوں نے سنا تو وہ سخت متعجب ہوئے بعضوں نے انکار کیا بعضوں نے تالیاں بجائیں۔ بعضوں نے سر پر ہاتھ رکھے۔ اور بعض ضعیف الایمان مرتد بھی ہو گئے پھر ابو جہل ابو بکرؓ کے پاس گیا۔ اور معراج کا ذکر انکو سنایا۔ تو صدیق نے فرمایا۔ ان کان قال کذلک فقد صدق انی لاصدقہ بما هو ابعد من ذلک اصدقہ بخبر السماء فی غدوة او روحة فسمی الصدیق من یومئذ کامل ابن اثیر جلد ۲ صہ ۲۵ کہ اگر میرے صاحب نے ایسا فرمایا ہے۔ تو اس نے سچ فرمایا ہے۔ اگر اس سے بھی وہ عجائب۔ غرائب واقعہ ذکر فرمائے میں تصدیق کو حاضر ہوں۔ اس کو نزول وحی دن میں ہر یا رات کو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پس اسی دن سے آپ کا نام صدیق پڑ گیا۔

اس روایت کا پورا ترجمہ فارسی تاریخ روضة الاحباب میں بھی کر دیا ہے۔ کہ مورخ روضة الاحباب سید امیر جمال الدین محدث کو فاضل شوستری نے اہل شیعہ میں شمار کیا ہے۔ اور اسکی کمال علمیت و فضیلت کو ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ حسان عالم سخندان عالمگیر ش تحفة الاحبار در ریاض سیر

و شمایل دلپذیرش روضۃ الاحباب است" مجالس المومنین مجلس پنجم ص۲۲۷۔

روایت مذکورہ بالا کے آخر میں مورخ موصوف لکھتے ہیں۔ "ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ از اول روز ملقب بصدیق گشت"

ثبوت چہارم

یہی مورخ لکھتے ہیں کہ آیۂ والذی جاء بالصدق بہ سے مراد رسول صلعم اور صدیق ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ابوالمعالی وکلبی رحمہما اللہ کہ از اعیان اصحاب تفسیر اند کہ مراد از الذی جاء بالصدق رسول است صلے اللہ علیہ وسلم و مراد از وصدق بہ ابوبکر صدیق است رضی اللہ عنہ۔ دیکھو روضۃ الاحباب ذکر بعض از آیات قرآنی کہ در شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نازل شدہ۔

ثبوت پنجم

علاوہ ازیں روایات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ابوبکرؓ کا یہ لقب صدیق خود زمانہ نبویؐ میں ہی زبان زد خاص و عام ہو گیا تھا۔ اور آپ ہی اسکے لئے مخصوص مشہور تھے۔

چنانچہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جب انصارؓ سعد بن عبادہ کو خلیفہ رسولؐ بنانے لگے اور اس بارہ میں مختلف چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں تو ابوالہیثم الیتہان مشہور انصاری نے اس موقعہ پر جو اشعار حاضرین کو مخاطب کر کے سنائے۔ ان میں ایک شعر یہ بھی تھا۔ ؎

وانی لارجو ان یقوم بامرنا
علیؑ او الصدیقؓ والامر من غد

اس کے ترجمہ میں مورخ ناسخ التواریخ لکھتے ہیں۔ اینک چشم آں دارم کہ علی بن ابی طالب یا پسر ابو قحافہ (ابوبکر الصدیقؓ) واگرنہ عمرؓ بن الخطاب یا عثمانؓ بن عفان یا یک تن از بزرگان انصار شبان ایں گلہ و راعی ایں رمہ گردد وگرنہ ازیں پندارہائے آشفتہ و کردارہائے درہم رفتہ ایمن نتواں بود۔ دیکھو ناسخ التواریخ جلد ۲ کتاب دوم مطبوعہ ایران ص۱۹

ابوالہیثمؓ انصاری مذکور جناب رسول صلعم کی وفات پر اس خوف سے کہ مبادا مدینہ کے یہود و نصاریٰ و منافقین ہجوم کر آئیں۔ یا مسیلمہ کذاب دفعۃً خروج کر دے۔ کہتا ہے کہ اس نازک موقعہ پر امید ہے کہ جناب علی علیہ السلام یا صدیقؓ یا عمرؓ یا عثمانؓ یا انصار میں سے کوئی بزرگ مسلمانوں کے ریوڑ کا گڈریا بنجائے ورنہ اس سراسیمگی و پریشان خالی کے مفاسد سے بچنے کا کوئی ذریعہ ممکن نہیں۔ دیکھئے خدا کی قدرت کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم میں سے سوائے ابوبکر کے سب کے اس نے اصلی نام لے لئے ہیں۔ لیکن ابوبکر کی بجائے اس نے صرف

صدیق ہی کہا۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ ابوبکر اپنے لقب خداداد صدیق کے ساتھ مشہور تھے۔ فہو المراد۔

بخاری میں انس بن مالک سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کوہ احد پر چڑھ گئے۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ بھی ہمراہ تھے۔ پہاڑ میں کچھ حرکت ہوئی۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اثبت احد فانما علیک نبی و صدیق و شہیدان۔ بخاری مولوی احمد علی والی صہ ۵۲۰ نیز دیکھو مسلم نووی صہ ۲۸۲

صدیق کہلانیکے وجوہات

متلاشیاں حق کی مزید تسلی کے واسطے یہاں پر صدیقؓ کی وجہ تسمیہ کے بارہ میں جو فاضل مورخ روضۃ الاحباب نے لکھا ہے۔ اس کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

۱۔ یعرف فی التوریۃ بالصدیق و یرا بآں جہت صدیق خوانند یعنی توریت میں آپ کا نام صدیق تھا۔ اسواسطے انکو صدیق کہا کرتے تھے۔

۲۔ یا بجہۃ آنکہ حضرتؐ باوے فرمود حق سبحانہٗ تعالےٰ ترا صدیق نام کردہ۔ یعنی یا اس وجہ سے کہ آنحضرت صلعم نے اُن کو فرمایا کہ خداوند کریم نے تمہارا نام صدیق رکھا ہے۔

۳۔ یا بسبب آنکہ در قصہ معراج اول کسے کہ تصدیق آں سرورؐ فرمود او بود۔ یا اس لئے کہ معراج کی سب سے پہلے جس نے تصدیق کی وہ تھے۔

۴۔ یا بواسطہ آنکہ مروی است اوّل کسے کہ تصدیق رسالت آں منبع جاہ و جلالت فرمود او بود صدیقش گفتند۔

یا اس لئے کہ سب سے پہلے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی اسواسطے اُن کو صدیق کہتے تھے۔

۵۔ و بعضے از اہل تحقیق بر آنند کہ آں معدن تصدیق و توفیق را بآں سبب صدّیق خوانند کہ ظاہر و باطن او بر صدق و راستی مستقیم بود۔ و صدّیق من لم یتغیر باطن امرہ من ظاہرہ۔ یعنی بعض محققین کے نزدیک اُس تصدیق و توفیق کی

کان کو اس لیئے صدیق کہتے ہیں کہ اُن کا ظاہر و باطن صدق اور راستی پر قائم تھا۔ اور صدیق اس شخص کو کہتے ہیں جسکا ظاہر اس کے باطن سے مختلف نہ ہو۔ (بلکہ یکساں ہو)

۶۔ وقیل الصدیق ھو الصادق قولاً و فعلاً و دیناً و عقلاً اور صدیق اسکو کہتے ہیں۔ جو صادق ہو۔ قول و فعل میں اور از روئے دین اور عقل کے۔

۷۔ و بعضے از عرفا بر آں اند صدیق کسے ہست کہ بذل کند کونین را در رویت حق تعالیٰ مانند ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ چوں رسول صلے اللہ علیہ وسلم در تجہیز جیش ہماری تبوک از وے پرسیدکہ ما ابقیت لنفسک در جواب گفت اللہ و رسولہ مثنوی

از زبان صادق و بجان صدیق	چوں نبی مشفق و چو کعبہ عتیق
صدقِ او میزبان ایماں بود	مصطفٰے ہر چہ خواست او آں بود
ہمہ خویش کردہ در کارش	ہمہ او گشتہ بہر دیدارش
خواجہ با وقار آہستہ	دستِ لطفش شکستہ را بستہ

یعنی بعض عارفین کی یہ رائے ہے۔ کہ صدیق اس کو کہتے ہیں۔ جو اپنے مالک و مولا کریم کی خاطر دونوں جہان کی پونجی کو خرچ کر دے۔ جیسے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی۔ کہ جب معرکہ تبوک کے لئے آنحضرت صلعم تیاری فرما رہے تھے۔ تو ابو بکر سے پوچھا۔ کہ اپنے نفس کیلئے گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب میں عرض کیا کہ خدا و رسولؐ کو۔

ابن ماجہ والی حدیث کا جواب

اب ابن ماجہ والی حدیث جو آپنے اعتراض میں پیش کی ہے۔ اس کا مختصراً جواب عرض کرتا ہوں۔

جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں صدیق اکبر ہوں۔ میرے بعد اسکو کوئی اپنے پر چسپاں نہ کرے گا۔ مگر کذاب۔ اور میں نے دوسروں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

جناب مرتضوی علیہ السلام نے دعویٰ تو صدیق اکبر ہونیکا فرمایا۔ مگر ساتھ ہی اس کے تحدید کر دی ہے کہ میرے بعد اس لقب شریف کو اپنی ذات کیساتھ کوئی تجویز نہ کرے۔ سو اس میں مشکل اُن لوگوں کیلئے ہے جو ابو بکرؓ کو سابق الایمان نہیں مانتے۔ جب ہم ابوبکرؓ کو علی علیہ السلام سے سابق الایمان مانتے ہیں۔ تو پھر ہم پر اس تنبیہ کی زد کس طرح پڑ سکتی ہے؟ اور ساتھ ہی اس کے

ہم جناب علی علیہ السلام کے بعد کسی کو صدیق اکبر بھی نہیں مانتے ہیں۔

نماز میں سابق ہونیکا جواب

باقی رہا نماز میں سابق ہونے کا ثبوت سو وہ بھی خدا کے فضل سے ایسا محکم ثبوت ہمارے پاس ہے۔ کہ بقول شخصے اگر سارے جہاں کے شیعہ اسکی تردید کرنا چاہیں۔ تو انشاءاللہ قادر نہ ہو سکیں گے۔

حیدر علی فاضل شیعہ نے اپنی کتاب کشکول میں ایک حدیث لکھی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ اپنے اصحاب میں یہ ذکر فرمایا کرتے تھے۔ کہ نہیں سبقت کی ابوبکر نے نماز اور روزے میں تم سب سے لیکن بباعث اس چیز کے جو اس کے دل میں جم گئی۔ وکان النبیؐ یقول دائما بین جماعتہ اصحابہ ماسبقکم ابوبکر بصوم ولا بصلوۃ ولکن بشیئ وقر فی صدرہٖ۔ اس روایت کو قاضی نوراللہ شوستری نے بھی مجالس المومنین میں لیا ہے۔ دیکھو زیر ترجمہ سلمان فارسی۔ یاد رہے کہ صلّیت قبل الناس سبع سنین یہ قول ہے۔ جناب علی علیہ السلام کا اپنا اور ماسبقکم ابوبکر بصوم ولا بصلوٰۃ یہ حدیث نبویؐ ہے اب دونوں قولوں میں سے چاہے جناب علی علیہ السلام کے قول کو مقدم مانو چاہے رسول صلعم کے قول کو۔

ایک عجیب روایت

یہاں تک میں لکھ چکا تھا۔ کہ ایک اور عجیب و دلچسپ و نتیجہ خیز حوالہ ایک معتبر تاریخ کا میری نظر پڑ گیا۔ آگے ہی اس جواب میں اندازہ سے زیادہ طول ہو گیا ہے۔ میں ڈرتا ہوں ناظرین کی طبائع ملول نہ ہوں۔ مگر یہ ایسا حوالہ ہے کہ اس کے پڑھ لینے کے بعد معاً وہ ملال انشاءاللہ زائل ہو جائیگا۔ اور متلاشیان حق کی روح مسرت کے وجد میں آ جائیگی۔

یہ مورخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔ اور پیغمبرؐ اور خدیجہؓ اور جبرئیلؑ نے مل کر نماز پڑھی۔ یہ ظہر کی نماز تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد علی علیہ السلام ایمان لے آئے۔ اور وہ اسوقت گیارہ سال کے تھے۔ پھر جو نماز پڑھی وہ عصر کی تھی۔ جبرئیلؑ امام بنے۔ اس کے بعد زیدؓ بن حارثہ رسول صلعم کے غلام مسلمان ہوئے۔ تو پھر سب نے نماز پڑھی۔ یہ شام کی نماز تھی۔ لیکن "دل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم باسلام زنے وکودکے و غلامے خورسندنے شد بہ شبگیر ابوبکر صدیقؓ مسلمان شد باز نماز گذاردند وقت نماز خفتن بود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم باسلام ہیچکس

چناں خرم نہ شد - کہ باسلام آوردن ابوبکرؓ اوّل کسے کہ از مرداں مسلمان شد ابوبکرؓ است واز زنان خدیجہؓ واز کودکان علیؓ واز بندگان زید بن حارثہ - بسخن ابوبکر بعضی اکابر مسلمان شدند چوں عثمانؓ عفان وطلحہؓ وزبیرؓ بن عوام وسعد وقاص وعبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم تاریخ گزیدہ قلمی صد ۱۳۷ موجودہ امپریل لائبریری کلکتہ -

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا دل ایک عورت اور لڑکے اور ایک غلام کے ایمان لانے سے خورسند نہیں ہوتا تھا - رات کے وقت ابوبکر مسلمان ہو گئے - پھر جو نماز پڑہی تو خفتن کی نماز تھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی کے اسلام لانیسے اسقدر خورسند نہ ہوئے جسقدر کہ ابوبکر کے ایمان لانے آنیسے اب فرمایئے اس مورخ نے تو فیصلہ ہی کر دیا - کہ ابوبکر بھی اسی دن ایمان لائے جسدن علی علیہ السلام اور نماز پڑھنے میں بھی سب برابر رہے - اب علی علیہ السلام کا سات برس لوگوں سے پہلے نماز پڑہنا کہاں سے نکالو گے - ہاں سبع سنین کی جگہ سبع ساعات کہو تو شاید پھر کوئی تخالف واقع نہیں ہوتا -

محققین اہل سنت کا جواب

معزز ناظرین! یہانتک تو میری ذاتی تحقیق ہے - اب جو اس ابن ماجہ والی روایت کا جواب محققین اہلسنت نے دیا ہے - وہ بھی سن لیجیے جناب علی علیہ السلام نے یہ فرماکر کہ میرے بعد کوئی صدیق اکبر نہیں ابوبکر صدیق کو خود مستثنیٰ کر دیا ہے - کیونکہ صدیقیت کبری کا شرف ان دونوں کو حاصل ہوا اس لئے کہ دونوں بزرگوار نزول وحی کے ساتھ ہی ایمان لے آئے - لیکن اتنا فرق ہے - کہ ابوبکر عاقل و بالغ تھے اور علی علیہ السلام طفل تھے - اور آپ کا یہ قول صلیت قبل الناس اسمیں جو الف و لام ہے عہد کا ہے - جنس کا نہیں ہے - کیونکہ باتفاق فریقین سب سے پہلے نماز پڑہنے والے تو رسول صلعم اور خدیجۃ الکبریٰ اور بقول بعض زید بن حارثہ ہیں - یا اس سے یہ مراد ہے کہ نماز فریضہ سے پہلے کی نماز کیونکہ نماز جو فرض ہوئی ہے - وہ شب معراج میں سبت کی رات سترہویں رمضان شریف کو ہجرت سے پہلے ڈیڑھ سال کو ہوئی ہے - اور خیر الرملی نے بعض محققین سے ذکر کیا ہے کہ نماز فرض ہوئی ہجرت سے پہلے مکہ میں نبوت سے بارہ ۱۲ برس بعد اور اس سے ماقبل نماز سے مراد تسبیح و تہلیل ہے - جو لوگ کیا کرتے تھے - دیکھو حاشیہ برحدیث مذکور بحوالہ انجاح ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی دہلی صد ۱۲